© rasailojaraid.com

انہیں ہر شر اور فتنے سے محفوظ رکھے اور قدم قدم پر ان کی راہنمائی فرمائے آمین۔

ادارہ جامعہ سلفیہ ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کرتا ہے اور بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز جوار رحمت میں

کیم اگست 2005ء کو اس وقت تمام عالم اسلام بے حد سوگوار ہو گیا جب سعودی ٹیلیویژن پر یہ سرکاری اعلان نشر کیا گیا کہ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت برحق ہے کل نفس ذائقة الموت ہر ذی روح اس منزل سے ضرور گزرے گا۔ انسان دن بدن موت کی طرف سفر کر رہا ہے۔ البتہ بعض نفوس اس دار العمل میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق زندگی گزار کر نفس مطمئنہ بن جاتے ہیں اور بعض اس رعونت اور سرکشی کے ساتھ رخصت ہوتے ہیں کہ دنیا ان کے جانے پر سکون کا سانس لیتی ہے۔

شاہ فہد علیہ الرحمہ کا شمار ان خوش نصیب حکمرانوں میں ہوتا ہے کہ جن کی رعیت میں زندگی گزارنا لوگ سعادت سمجھتے ہیں۔ ایسے عظیم المرتبت لوگ موت کی وادی میں جانے کے باوجود عوام کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں جنہیں تاریخ محفوظ کر لیتی ہے اور وہ مدتوں یاد رہتے ہیں اور آنے والی نسلوں کیلئے قدوہ بن جاتے ہیں۔ تاریخ عالم آپ پر بجا طور پر فخر کرے گی۔ مورخ کا قلم آپ کے کارہائے نمایاں کو شمار کرتے ہوئے مسرت اور انبساط محسوس کرے گا۔ کیونکہ ان کی تمام تر صلاحیتیں شعائر اسلام کی رفعت، دعوت دین کی وسعت کا باعث ہیں ان کی فکر و دانش مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو واپس لانے، بکھری امت کو ایک لڑی میں پرونے میں صرف ہوتی رہیں۔ ان کی لازوال خدمات ہمیشہ ان کی یاد دلاتی رہے گیں۔

یوں تو شاہ فہد کو زندگی میں جو کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوئی ہیں انہیں حوالہ قرطاس کرنے کیلئے ایک ضخیم دفتر چاہئے اور یہ کام بہت جلد منظر عام پر آجائے گا۔ ان شاء اللہ لیکن وہ کارہائے نمایاں جن کا مشاہدہ ہر وہ شخص کرتا ہے جو سعودی عرب کا سفر اختیار کرتا ہے خصوصاً حجاج کرام اور عمرہ پر جانے والے مرد و خواتین ان تمام اقدامات اور توسیع حرمین شریفین سے مستفید ہوتے ہیں۔ آپ کی کوششوں سے سعودی عرب ایک ترقی یافتہ جدید اسلامی فلاحی ریاست بن گئی اور آپ نے اسلامی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے سیاسی اصلاحات کیں۔ خصوصاً مجلس شوریٰ کا قیام اور داخلی فلاح و بہبود کیلئے بلدیاتی انتخابات کے انعقاد سے آپ کے تدبر اور مستقبل پر گہری نظر کا پتہ چلتا ہے۔

عالمی تناظر میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور رجحانات میں آپ ثابت قدم رہے اور مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کیا۔ اور اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کی۔ بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام پر سخت ترین احتجاج کیا۔ اور اس کی آزادی کیلئے مرکزی کردار ادا کیا دیگر آزادی کی تحریکوں میں بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ فلسطین کی آزادی کیلئے اپنا اخلاقی، قانونی، سیاسی اور مالی تعاون فراہم کیا۔ چیچنیا، کشمیر، افغانستان اور عراق میں رونما ہونے والے واقعات پر ہمیشہ دل گرفتہ رہے۔ اور اسلامی دنیا کے موقف کی مکمل حمایت اور تائید کی۔

حرمین شریفین کی توسیع آپ کا تاریخی کارنامہ ہے، یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو قیامت تک برقرار رہے گا۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ آپ کی ذاتی دلچسپی سے ایسی جگہوں پر مساجد اور اسلامی مراکز قائم ہوئے جہاں ان کی تعمیر ناممکن تھی۔ خصوصاً اسپین کے دارالحکومت میڈرڈ، قرطبہ، غرناطہ، اور جبل طارق پر مساجد کا قیام ان میں اسلام کی روح کو زندہ کرنا بلاشبہ عظیم خدمت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی خصوصی توجہ سے دنیا بھر کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں اسلامی چیئرز کا قیام بھی ایک ایسا اقدام ہے جس کی تحسین کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ ان کے ذریعے اسلام کا حقیقی تعارف اس کی تعلیمات، اخلاقیات اور ثقافت کی نشر و اشاعت ممکن ہوئی۔

دنیا بھر میں بسنے والے تمام مسلمانوں تک آپ کا فیض کسی نہ کسی شکل میں پہنچتا رہا ہے۔ قرآن حکیم کو خوبصورت طباعت کے ساتھ ہر عام آدمی تک پہنچایا گیا۔ اور دنیا بھر کی معروف زبانوں میں اس کا ترجمہ کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ یہ آپ کے حسن سلوک کا بہترین مظہر ہے کہ قربانی کے گوشت کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ضرور تمندوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تک پہنچایا اور سعودی عرب کی مثالی اور نادر کھجوریں مستحق لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

پاکستان کے ساتھ ان کا تعلق ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ ہر مشکل وقت میں پاکستان کی بھرپور مدد کی۔ اور اس کی عسکری واقتصادی ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور نہایت تدبر کے ساتھ ماضی کو حاضر اور مستقبل کے ساتھ وابستہ کر رہے تھے مسلمانوں میں بیداری اور خودداری پیدا کرنے کیلئے اعلیٰ تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے تھے۔

آپ کی رحلت سے عالم اسلام ایک بیدار مغز راہنما، مدبر اور ہمدرد حکمران سے محروم ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری کا سانحہ ارتحال

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ خطیب پاکستان شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری مختصر علالت کے بعد 6 اگست 2005ء کی شام رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی نماز جنازہ 7 اگست بروز اتوار 2 بجے کمپنی باغ شیخوپورہ میں ادا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن موسلا دھار بارش کی وجہ سے ایک نماز جنازہ جامعہ محمدیہ توحید آباد (کاھنیانوالہ) میں معروف روحانی بزرگ مولانا معین الدین لکھوی وفقہ اللہ نے نہایت رقت کے ساتھ پڑھائی جبکہ دوسری نماز جنازہ چار بجے کمپنی باغ میں بقیۃ السلف مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی نے پڑھائی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد آپ کو اپنے آبائی گاؤں ڈیرہ بوہلیانوالہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولانا محمد حسین شیخوپوری کا شمار ملک کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا اور تمام حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ پنجابی زبان کے مایہ ناز خطیب منفرد شاعر اور مثالی ادیب تھے۔ آپ کے حسن بیان کی وجہ سے لوگ آپ کو واعظ شیریں بیان اور خطیب پاکستان جیسے القابات سے نوازتے تھے۔ آپ کی خطابت کا طرہ امتیاز کثرت سے قرآن حکیم کی تلاوت تھی۔ اور قرآنی آیات سے استدلال اور قصص القرآن کو نہایت عمدہ اسلوب میں بیان فرماتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو شیخ القرآن کا خطاب دیا گیا۔ مولانا نہایت ذہین اور حاضر جواب تھے۔ اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر بہت خوبصورت تبصرہ کرتے تھے اور ایسا طنز کرتے تھے کہ مخالفین بھی محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ وعظ وتبلیغ میں صرف کیا۔ اور خصوصاً ان حالات میں جبکہ ذرائع مواصلات نہ ہونے کے برابر تھے۔ اکثر جگہوں پر پیدل یا گھوڑوں پر سوار ہو کر جاتے تھے۔ دور دراز کے علاقوں میں کئی دن کی مسافت طے کر کے پہنچتے تھے اور کتاب وسنت پر مبنی گفتگو فرماتے۔ کئی غیر مسلم آپ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا عقیدہ درست کیا۔ آپ کی تقاریر بہت پر تاثیر ہوتیں۔ خطابت کے میدان میں آپ نے جو روایات قائم کی ہیں مدتوں تمام خطباء اس کی پیروی کرتے رہیں گے۔

مولانا بہت خوش مزاج، ملنسار اور مہمان نواز بھی تھے۔ خصوصاً نوجوان علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ آپ عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے اور پروقار نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اور صالح اولاد سے نوازا۔ آپ کے پوتے بھی دینی تعلیم کے حصول میں دن رات کوشاں ہیں ان کی اکثریت جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولانا مرحوم کا صحیح جانشین بنائے آمین۔

آپ کی رحلت سے ہم سب ایک عمدہ خطیب، مہربان اور مشفق داعی سے محروم ہو گئے ہیں۔ دین کی دعوت اور سربلندی کیلئے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کی کمی مدتوں پوری نہ ہو سکے گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی خدمات کو نجات کا ذریعہ بنائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے، بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آپ کے لواحقین اور لاکھوں چاہنے والوں کو صبر جمیل سے نوازے۔

ادارہ جامعہ سلفیہ اساتذہ اور طلبہ غم کی اس گھڑی میں لواحقین کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com